بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَعَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم:- جمعہ

ایڈیٹر دوشنی دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۳۰ شوال ۱۳۸۹ھ - ۹ صلح ۱۳۴۹ھش - ۹ جنوری ۱۹۷۰ء | نمبر ۸

رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا دروازہ کھولنے والا

جماعتِ احمدیہ کا نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۷۸ واں اللّٰہی جلسہ سالانہ

اہم علمی، دینی اور تربیتی موضوعات پر علماءِ سلسلہ کی ٹھوس اور پُر مغز تقاریر

حاضرینِ جلسہ سے نائیجیریا اور گھانا کی جماعتہائے احمدیہ کے نمائندگانِ کرام کا ایمان افروز خطاب

(۷)

جلسہ سالانہ کے تین دنوں میں امسال بھی حسبِ پروگرام مجموعی طور پر چھ اجلاس منعقد ہوئے۔ ۲۶ فتح کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر نیز ۲۷ اور ۲۸ فتح کے اُن دو اجلاسوں کے علاوہ جن میں حضور ایدہ اللہ نے احبابِ جماعت سے خطاب فرمایا اور جن کا ذکر قبل ازیں قسط نمبر ۳ تا ۶ میں آچکا ہے باقی چار اجلاسوں میں علی الترتیب محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور، محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائل پور، محترم جناب مولوی محمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان اور محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔

علماءِ سلسلہ کی ٹھوس اور پُر مغز تقاریر

اِن اجلاسوں میں علماءِ سلسلہ اور بعض دیگر نامور ذی علم اصحاب نے اہم علمی، دینی اور تربیتی موضوعات پر بہت ٹھوس اور پُر مغز لیکچر دیئے۔ چنانچہ محترم مولوی غلام باری صاحب سیف، پروفیسر جامعہ احمدیہ نے "سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر، محترم مولوی عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ نے "ذکرِ حبیب علیہ السلام" کے موضوع پر، محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے "مقاصدِ احمدیت" کے موضوع پر، محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب وبہاولپور نے "دعا اور اس کے آداب" کے موضوع پر، محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن نے "اسلامی معاشرہ میں میاں بیوی کے حقوق و فرائض" کے موضوع پر، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید نے "اسلام اور سوشلزم" کے موضوع پر، محترم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے "اسلام کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین نشانات" کے موضوع پر، محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے "خلافتِ ثالثہ کی تحریکات" کے موضوع پر، محترم کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا نے "سکنڈے نیویا میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر اور محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ہیگ نے "نونہالانِ جماعت کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر ٹھوس اور پُر مغز تقاریر فرمائیں جو احباب کے لئے بہت ازدیادِ علم اور ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئیں۔ الغرض جلسہ میں اوّل سے آخر تک ایسے حقائق و معارف سُنانے کا شغل رہا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اِس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی دی ہوئی توفیق سے جلسہ سالانہ کی وہ بنیادی غرض پوری ہوئی جس کے ماتحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت آج سے ۷۸ سال قبل اس اللّٰہی جلسہ کا مستقل بنیادوں پر آغاز فرمایا تھا۔

نائیجیریا اور گھانا کے نمائندگانِ کرام کا خطاب

آج سے ۷۸ سال قبل دی ہوئی خدائی بشارت کے مطابق امسال جن ممالک کی جماعتہائے احمدیہ کے نمائندوں کو ہزارہا میل کا سفر طے کر کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا ان میں نائیجیریا کے جناب ظفر اللہ الیاس اور اشانٹی ریجن گھانا کی جماعتہائے احمدیہ کے پریذیڈنٹ جناب الحاج الحسن عطاء ایم۔ بی۔ ای کو بفضل اللہ تعالیٰ یہ شرف بھی ملا کہ انہوں نے ۲۸ فتح کو صبح کے اجلاس میں جو محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور کی صدارت میں منعقد ہوا تھا (باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۵ پر)

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۸ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ضروری اعلان :-

احباب مطلع رہیں کہ ۱۲ جنوری کے بعد سے حسب معمول جمعرات اور اتوار کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتیں ہوا کریں گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

• ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۴ ماہ صلح ۱۳۴۹ھش مطابق ۴ جنوری ۱۹۷۰ء بعد نماز عصر مسجد مبارک میں عزیزہ مفیدہ بیگم سلمہا بنت محترم عبدالحمید خان صاحب نیازی ماڈل ٹاؤن لاہور کا نکاح مکرم طاہر احمد خان صاحب ابن محترم رشید احمد خان صاحب دارالصدر غربی ربوہ کے ساتھ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

• ربوہ — ۲۹ دسمبر ۱۹۶۹ء بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیز محمد یونس خان ولد مکرم قاری محمد یٰسین خان صاحب آف جلنگھم۔ انگلستان کا نکاح عزیزہ تسنیم شاہدہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد انعام اللہ صاحب آف شیر شاہ روڈ ملتان کے ساتھ گیارہ ہزار روپے مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے اس رشتہ کو ہر طرح مبارک کرے آمین

(شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

مجلسِ ارشاد کا آئندہ اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلسِ ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس ۱۷ صلح (جنوری) ۱۳۴۹ھش بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل مضامین مقرر ہیں:-

۱۔ کفنِ مسیح (The Holy Shroud)

۲۔ بیت المقدس کی مسجد اقصےٰ اور اسکی تاریخ

۳۔ الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کا ظہور۔

بیرونی مقررہ جماعتیں بھی اس پروگرام کے مطابق اپنے ہاں ایسے اجلاس منعقد کر کے مرکز میں رپورٹیں بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ صلح ۱۳۴۹ ہش

جماعت کی مالی تحریکیں
اور
تحریکِ وقفِ جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت میں مالی تحریکوں کا آغاز ابتدائی کتب کی اشاعت کے ساتھ فرمایا تھا چنانچہ فتحِ اسلام میں آپ نے مسلمانوں کی توجہ اس طرف دلائی تھی اور فرمایا تھا کہ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ آپؑ نے رسالہ فتح اسلام میں خدمتِ اسلام کے جو پانچ شعبہ جات بیان فرمائے ہیں ان میں سے سب کے سب ایسے ہیں جو روپیہ کا خرچ چاہتے ہیں اسلئے آپ نے اس رسالہ میں مالی قربانی پر بڑا زور دیا ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:-

"یہ پانچ طور کا سلسلہ ہے جو خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا۔ اگرچہ ایک سرسری نگاہ والا آدمی صرف تالیف کے سلسلہ کو ضروری سمجھے گا اور دوسری شاخوں کو غیر ضروری اور فضول خیال کرے گا مگر خدا تعالیٰ کی نظر میں یہ سب ضروری ہیں اور جس اصلاح کے لئے اس نے ارادہ فرمایا ہے وہ اصلاح بجز استعمال ان پانچوں طریقوں کے ظہور پذیر نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ یہ تمام کاروبار خدا تعالیٰ کی خاص امداد اور خاص فضل پر چھوڑا گیا ہے اور اس کے انجام پہنچانے کے لئے وہی کافی اور اسی کے مبشرانہ وعدے اطمینان بخش ہیں لیکن اُسی کے حکم اور تحریک سے مسلمانوں کو امداد کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے جیسا خدا تعالےٰ کے تمام نبی جو گزر چکے ہیں مشکلات پیش آمدہ کے وقت پر توجہ دلاتے رہے ہیں سو اسی توجہ دہی کی غرض سے کہتا ہوں کہ یہ بات ظاہر ہے کہ ان پنجگانہ شاخوں کے احسن طریق اور وسیع طور پر جاری رہنے کے لئے کس قدر مسلمانوں کی جمہوری امداد درکار ہے۔ مثلاً ایک تالیف کے ہی سلسلہ کو غور کر کے دیکھو کہ اگر ہم پوری پوری اشاعت کی غرض سے اِس خدمت کو اپنے ذمہ لیں تو اس کی تکمیل کے لئے کیا کچھ مالی وسائل کی ہمیں ضرورت پڑے گی۔ کیونکہ اگر درحقیقت تکمیل اشاعت ہی ہماری غرض ہے تو ہمارا مدّعا یہ ہونا چاہیئے کہ ہماری دینی تالیفات جو جواہرات تحقیق اور تدقیق سے پُر اور حق کے طالبوں کو راہِ راست پر کھینچنے والی ہیں جلدی سے اور نیز کثرت سے ایسے لوگوں کو پہنچ جائیں جو بُری تعلیموں سے متاثر ہو کر مہلک بیماریوں میں گرفتار یا قریب قریب موت کے پہنچ گئے ہیں اور ہر وقت یہ امر ہماری مدِّ نظر رہنا چاہیئے کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سمِ قاتل سے نہایت خطرہ میں پڑ گئی ہو بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں اور ہر ایک متلاشیِ حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آویں۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس مدعا کا بوجہ اکمل و اتم اس طور سے حاصل ہونا ہرگز ممکن نہیں کہ ہم ہمیشہ یہی امر پیش نہاد خاطر رکھیں کہ ہماری کتابیں فروخت کے ذریعہ سے شائع ہوتی رہیں اور محض فروخت کے طور پر کتابوں کو شائع کرنا اور نفسانی ملونی کی وجہ سے دُنیا کو دہن میں گھسیڑ دینا نہایت نکمّا اور قابلِ اعتراض طریق ہے جس کی شامت کی وجہ سے نہ ہم جلدی سے اپنی کتابیں دُنیا میں پھیلا سکتے ہیں اور نہ کثرت سے وہ کتابیں لوگوں کو دے سکتے ہیں۔ بلاشبہ یہ بات سچ اور بالکل سچ ہے کہ جس طرح ہم مثلاً ایک لاکھ کتاب کو مُفت تقسیم کرنے کی حالت میں صرف بیس روز میں وہ سب کتابیں دُور دُور ملکوں میں پہنچا سکتے ہیں اور عام طور پر ہر ایک فرقہ میں اور ہر جگہ پھیلا سکتے ہیں اور ہر ایک حق کے طالب اور راستی کے متلاشی کو دے سکتے ہیں ایسی اور اس طرح کی اعلیٰ درجہ کی کارروائی قیمت پر دینے کی حالت میں شاید بیس برس کی مدت تک بھی ہم نہیں کر سکیں گے فروخت کی حالت میں کتابوں کو صندوقوں میں بند کر کے ہم کو خریداروں کی راہ دیکھنا چاہیئے کہ کب کوئی آتا ہے یا خط بھیجتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ اس انتظار دراز کے زمانہ میں ہم آپ ہی اِس دنیا سے رخصت ہو جائیں اور کتابیں صندوقوں میں بند کی بند ہی رہیں! سو چونکہ فروخت کا دائرہ نہایت تنگ اور اصل مدعا کا سخت حارج اور چند سالی کے کام کو صدہا برسوں پر ڈالتا ہے اور مسلمانوں میں سے ایسا کوئی فراخ حوصلہ اور عالی ہمت امیر بھی اب تک اس طرف متوجہ نہیں ہؤا کہ ہماری تالیفاتِ جدیدہ کے بہت سے نسخے خرید کر کے محض لِلّٰہ تقسیم کیا کرتا اور اسلام میں عیسائی مشن کی طرح کوئی ایسی سوسائٹی بھی نہیں جو اس کام کے لئے مدد دے سکے۔ اور عمر کا بھی اعتبار نہیں تاہم لمبی عمر کی امید پر کسی دُور دراز وقت کے منتظر رہیں۔ لہذا مَیں نے اپنی تمام تالیفات میں ابتداء سے التزامی طور پر ہی مقرر کر رکھا ہے کہ جہاں تک بس چل سکتا ہے بہت سا حصہ کتابوں کا مفت تقسیم کر دیا جائے تا جلدی سے اور عام طور پر یہ کتابیں، جو سچائی کے نور سے بھری ہوئی ہیں دُنیا میں پھیل جائیں۔ مگر چونکہ میری ذاتی مقدرت ایسی نہیں تھی کہ مَیں اِس بارِ عظیم کو تنِ تنہا اُٹھا سکتا۔ اور دوسری شاخوں کے مصارفِ عظیمہ بھی اس شاخ کے ساتھ لاحق تھے اس لئے یہ کام طبع تالیفات کا ایک حد تک چل کر آگے رُک گیا جو آج تک رُکا ہؤا ہے۔ خدا تعالےٰ نے اِس سلسلہ کی تمام شاخوں کو ایک ہی نظر سے دیکھا ہے اور بنظر مساوات ان سب کی تکمیل اور ان سب کا قیام چاہتا ہے لیکن اِن پنجگانہ شاخوں کے مصارف اس قدر ہیں کہ جن کے لئے مخلصین کی خاص توجہ اور ہمدردی کی ضرورت ہے۔ اگر مَیں ان دینی مصارف کی مفصل حقیقت لکھوں تو بہت طُول ہو جائے گا مگر اے بھائیو تم نمونہ کے طور پر صرف واردین اور صادرین کے ہی سلسلہ پر نظر ڈال کر دیکھو کہ اب تک سات سال کے عرصہ میں ساٹھ ہزار کے قریب یا اس سے کچھ زیادہ مہمان آیا ہے۔ اب تم اندازہ کر سکتے ہو کہ ان عزیز مہمانوں کی خدمت اور دعوت اور ضیافت میں کیا کچھ خرچ ہؤا ہو گا اور ان کے سردی اور گرما کے آرام کے لئے ضروری طور پر کیا کچھ بنانا پڑا ہو گا۔ بے شک ایک دُور اندیش آدمی تعجب میں پڑے گا کہ اس قدر گروہ کثیر کی مہمانداری کے تمام لوازم اور مراتب وقتاً فوقتاً کیونکر انجام پذیر ہوتے ہوں گے اور آئندہ کس بناء پر ایسا بڑا کام جاری ہے! ایسا ہی وہ بیس ہزار اشتہار جو انگریزی اور اُردو میں چھاپے گئے اور پھر بارہ ہزار سے کچھ زیادہ مخالفین کے سرگروہوں کے نام رجسٹری کرا کر بھیجے گئے اور ملک ہند میں ایک بھی ایسا پادری نہ چھوڑا جس کے نام وہ رجسٹری شدہ اشتہار نہ بھیجے گئے ہوں بلکہ یورپ اور امریکہ کے ممالک میں بھی یہ اشتہارات بذریعہ رجسٹری بھیج کر حجت کو تمام کر دیا گیا۔ کیا ان اخراجات پر غور کرنے سے

(باقی صفحہ ۴ پر)

دُعا اور اس کے آداب

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ۔ (اعراف آیت ۵۶)

یعنی تم اپنے رب کو گڑگڑا کر بھی اور آہستگی سے بھی پکارو۔ وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا

مومن کا گڑگڑانا اور زاری کرنا حد کے اندر ہوتا ہے وہ تضرع اور زاری کو علیحدگی میں اختیار کرتا ہے۔ اور دوسروں کی موجودگی میں آہستگی کا طریق رکھتا ہے۔ لیکن دعا کی قبولیت کے لئے اللہ تعالےٰ نے تضرع ایک ضروری چیز قرار دی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے رحم کو کھینچتی ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (مومنون پہلی آیت)

یعنی وہ اپنی مرادوں کو پا گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع اور خضوع اختیار کرتے ہیں۔ ان کی نمازیں خشک اور بے مغز نہیں ہوتیں بلکہ وہ اسے اپنے آنسوؤں سے تر کرتے ہیں اور ان میں ایک رُوح پیدا کرتے ہیں۔

اسی طرح اور بہت سی آیات ہیں جن میں اللہ تعالےٰ نے اس مضمون کو بیان فرمایا ہے۔ کہ بندہ اضطراب اور قلق اور کرب اور عجز و نیاز کے ساتھ دعا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اسے قبول فرماتا ہے۔

(۳) قبولیت دعا کے لئے ایک ضروری شرط ایمان اور اعمال صالحہ ہے۔ جس میں اطاعت الٰہی اور تقوےٰ و طہارت شامل ہیں۔ جس قدر کوئی ان صفات میں آگے بڑھتا ہے۔ اتنا ہی خدا تعالےٰ کی طرف سے دعاؤں کی قبولیت پاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ۔ (شوریٰ آیت ۲۷)

یعنی اللہ تعالےٰ ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ جو ایمان لاتے ہیں اور اعمال صالحہ کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان کی دعاؤں سے بھی بڑھ کر انہیں دیتا ہے۔

انسان خود بھی اپنے فرمانبردار ملازم کا ہر طرح سے خیال رکھتا ہے اور اس کی بات کو مانتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور ایمان کے کسی پہلو کو نظر انداز نہیں کرتے۔ اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں اور سنوار کر بجا لاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی نافرمانی سے ڈرتے ہوئے تقوےٰ اختیار کرتے ہیں۔ وہی ہیں جن کی دعائیں ان کے آقا کے حضور خاص قدر و منزلت رکھتی ہیں۔ ان کے ساتھ اللہ دوستی کا معاملہ کرتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ (جاثیہ رکوع ۲)

یعنی اللہ پرہیزگاروں کا دوست ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ (توبہ رکوع ۱)

یقیناً اللہ تعالےٰ متقی لوگوں سے محبت رکھتا ہے۔

وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ (بقرہ رکوع ۲۴)

جان لو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ (آل عمران رکوع ۸)

اللہ تعالےٰ متقی لوگوں سے محبت رکھتا ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ (دخان آیت ۵۲)

یقیناً متقی لوگ امن والے مقام میں ہوں گے۔

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (مائدہ آیت ۲۸)

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ متقی لوگوں سے ہی قبول فرماتا ہے۔

اگرچہ اس جگہ ذکر قربانی کا ہے لیکن دعا کے بارے میں بھی یہی صورت ہے۔

اطاعت کرنے والوں کے لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بہت کچھ فرمایا ہے۔ طوالت کے خوف سے اسے چھوڑتا ہوں۔ روحانی حالت کی ترقی کے ساتھ دعا کی قبولیت کا ایک گہرا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دعاؤں کی قبولیت کے لئے اس روحانی حالت کی ضرورت ہے جس میں انسان نفسانی جذبات اور میل الی غیر اللہ کا چولہ اتار کر اور بالکل روح ہو کر خدا تعالےٰ سے جا ملتا ہے۔ ایسا شخص مظہر العجائب ہوتا ہے۔ اور اس کی محبت کی موجیں خدا کی محبت کی موجوں سے یوں ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ دو شفاف پانی دو متقارب چشموں سے جوش مار کر آپس میں ملنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسا آدمی گویا خدا کی شکل دیکھنے کے لئے ایک آئینہ ہوتا ہے۔ اور غیب الغیب خدا کا اس کے عجائب کاموں سے پتہ چلتا ہے۔ اس کی دعائیں اس کثرت سے منظور ہوتی ہیں کہ گویا دنیا کو پوشیدہ خدا دکھا دیتا ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۵۱ و ۱۵۲)

(۴) قبولیت دعا کے آداب میں سے ایک ضروری ادب یہ ہے کہ دعا میں استعجال سے کام لے اور تھک کر بیٹھ نہ جائے۔ اللہ تعالےٰ بڑا رحیم و کریم اور حیا والا ہے۔ جو شخص بار بار اس کے دروازہ پر جاتا ہے۔ وہ اسے محروم واپس نہیں کرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

اللہ تعالےٰ سے مانگنے میں جب تک انسان کے اندر یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی کہ وہ مرجانا منظور کرے۔ لیکن اس کے دروازے کو چھوڑے نہیں۔ اس وقت تک وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک لائق قبول نہیں ہوتا۔ خدا تعالےٰ انسان کی وفا دیکھتا ہے۔ ایک کتا بھی اتنی وفاداری رکھتا ہے۔ کہ مالک کے گھر سے روٹی ملے۔ یا نہ ملے۔ اسے چھوڑ کر نہیں جاتا۔ تو کیا انسان اس جیسا بھی نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ اس لئے مومن کا کام ہے کہ ہمیشہ دعا میں لگا رہے۔ اور اس استعجال اور صبر کے ساتھ دعا کرے کہ اس کو کمال کے درجہ تک پہنچا دے۔ اپنی طرف سے کوئی کمی اور دقیقہ فروگزاشت نہ کرے۔ اور اس بات کی بھی پرواہ نہ کرے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ بلکہ

گر نباشد بدست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

جب انسان اس حد تک دعا کو پہنچاتا ہے۔ تو پھر اللہ تعالےٰ اس دعا کا جواب دیتا ہے۔ جیسا کہ اس نے وعدہ فرمایا ہے۔

اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

یعنی تم مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا اور تمہاری دعا قبول کروں گا۔

حقیقت میں دعا کرنا بڑا ہی مشکل ہے۔ جب تک انسان پورے صدق و وفا کے ساتھ اور صبر اور استعجال سے دعا میں نہ لگا رہے۔ تو کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ بہت لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں۔ جو دعا کرتے ہیں۔ مگر بڑی بے دلی اور عجلت سے چاہتے ہیں کہ ایک ہی دن میں ان کی دعا مثمر بثمرات ہو جاوے۔ حالانکہ یہ امر سنت اللہ کے برخلاف ہے۔ اس نے ہر کام کے لئے اوقات مقرر فرمائے ہیں۔ اور جس قدر کام دنیا میں ہو رہے ہیں وہ تدریجی ہیں۔ اگرچہ وہ قادر ہے کہ ایک طرفۃ العین میں جو چاہے کر دے۔ اور ایک کُن سے سب کچھ ہو جاتا ہے۔ لیکن دنیا میں اس نے اپنا یہی قانون رکھا ہے۔ اس لئے دعا کرتے وقت آدمی کو اس کے نتیجہ کے ظاہر ہونے کے لئے گھبرانا نہیں چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۱۵)

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ کی شناخت کا یہی

طریق ہے کہ اس وقت تک دعا کرتا رہے۔ جب تک خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے۔ اور انا الحق کی آواز اس کو نہ آجائے اس میں شک نہیں کہ اس مرحلہ کو طے کرنے اور اس مقام تک پہنچنے کے لئے بہت سی مشکلات ہیں۔ اور تکلیفیں ہیں مگر ان سب کا علاج صرف صبر ہوتا ہے۔ حافظ نے کیا اچھا کہا ہے۔ ؎

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر
آرے شود ولیک بخون جگر شود

یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا۔ جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے۔ اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اسکو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے۔ یقین کرے پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے وہ وقت آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سن لے گا۔ اور اسے جواب دے گا۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں۔ وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے۔ بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بے شمار ہیں۔ اس نے انسانی تکمیل کے لئے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے۔ پس اس کو وہ بدلتا نہیں۔ اور جو چاہتا ہے کہ وہ اس قانون کو اس کے لئے بدل دے، وہ گویا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کرتا اور بے ادبی کی جرأت کرتا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں۔ اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ ایک دم میں سب کام ہو جائیں۔ میں کہتا ہوں اگر کوئی بے صبری کرے تو بھلا بے صبری سے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا۔ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ بے صبری کر کے دیکھ لے وہ کہاں جائیگا۔ ... ہر امر کے فیصلہ کے لئے معیار قرآن ہے۔ دیکھو حضرت یعقوب علیہ السلام کے پیارے بیٹے یوسف علیہ السلام جب بھائیوں کی شرارت سے ان سے الگ ہو گئے۔ تو آپ چالیس برس تک ان کے لئے دعائیں کرتے رہے اگر وہ جلد باز ہوتے تو کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوتا۔ چالیس برس تک دعاؤں میں لگے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان رکھا۔ آخر چالیس برس کے بعد وہ دعائیں کھینچ کر یوسف علیہ السلام کو لے ہی آئیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۵-۲۰۶)

(۵) قبولیت دعا میں مدد دینے والی ایک یہ بات بھی ہے کہ بندہ اپنی دعا کو سورۂ فاتحہ سے شروع کرے پھر درود شریف پڑھے۔ اور پھر اپنے خاص مقصد کے لئے دعا کرے۔ مومن کا اصل مقصد معرفت اور قرب الٰہی ہوتا ہے۔ باقی سب مقاصد ضمنی ہوتے ہیں۔ جو معرفت اور قرب الٰہی میں ترقی دینے کے لئے ہوتے ہیں۔ اس کا کھانا پینا اور اس کی سب دنیوی آسائشیں درحقیقت اس لئے ہوتی ہیں کہ اسے اللہ تعالیٰ کا عبد بننے میں مدد دیں۔ زندگی صحت۔ مالی فراخی۔ بیوی اولاد فرحت۔ عزت۔ خدمت دین سب اس غرض کے لئے ہونے چاہئیں۔ جب ایک بندہ پورے اخلاص سے یہ مقصد بنا لیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی دعاؤں کو بہت قبولیت بخشتا ہے۔ کیونکہ یہ مقصد خود ہمارے خدا نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے۔ تو پھر وہ اس کے حصول کے لئے دعاؤں کو کیوں قبول نہیں فرمائے گا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ دعائیں انتہائی اضطراب اور قلق کے ساتھ ہوں اور ایسے استقلال کے ساتھ کہ انسان اس کے لئے مرنا قبول کرے۔ تب وہ اللہ تعالیٰ کی قبولیت کے نظارے دیکھے گا جو اس کے دل کو اطمینان بخشنے والے اور اس کے مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں گے

(باقی)

"ہاتھ اٹھتے ہیں جب دعا کے لئے"

ہاتھ اٹھتے ہیں جب دعا کے لئے
دل سنورتا ہیں جب خدا کے لئے

سوچتا ہوں کہ اس سے کیا مانگوں
عمر مانگوں یا ارتقا مانگوں
آبرو۔ علم اور جلا مانگوں
رزق آسودگی غنا مانگوں
اپنی امراض سے شفا مانگوں
وصل مانگوں یا حوصلہ مانگوں
اپنے دکھ درد کی دوا مانگوں
دل کی تسکین کی فضا مانگوں
کس کو چھوڑوں میں اور کسے مانگوں
کتنی مدت کے واسطے مانگوں

گر ہر اک مرحلہ بھی طے ہوگا
فائدہ اس کا تا بجے ہوگا
ان میں ہر چیز مٹنے والی ہے
ہر قدم پر بھٹکنے والی ہے
جب نہ دل ہوگا اور نہ جاں ہوگی
روح کیا جانے پھر کہاں ہوگی
جسم ان سب سے تو جدا ہوگا
میرا کیا ان سے واسطہ ہوگا

ہاں نظر ایک شے پہ پڑتی ہے
گوشۂ دل میں جو دمکتی ہے

روح سے برق طور کا رشتہ
اپنے خالق سے نور کا رشتہ
چند روزہ قیام کے دوران
کاش مل جائے دولت ایمان
کاش اس پر ہی اکتفا کر لوں
اس سے امید کو ہرا کر لوں
اس سے احمد یہی سوال کرو
اپنے حاصل کو لازوال کرو

تیرے در سے سوا محبت کے
اے خدا اور کچھ نہ مانگوں گا

شیخ نصیر الدین احمد

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

یہ تعجب کا مقام نہیں کہ اس بضاعت مزجاۃ کے ساتھ کیونکر تحمل ان مصارف کا ہو رہا ہے۔ اور یہ تو بڑے بڑے اخراجات ہیں۔ اگر ان اخراجات کو ہی جانچا جائے۔ جو ہر مہینہ میں خطوط کے بھیجنے میں اٹھانے پڑتے ہیں، تو وہ بھی ایسی رقم کثیر نکلیں گے۔ جس کے مسلسل جاری رہنے کے لئے ابھی تک کوئی امدادی سبیل نہیں۔ اور جو لوگ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر حق کی طلب کی غرض سے اصحاب الصفہ کی طرح میرے پاس ٹھہرنا چاہتے ہیں۔ ان کے گزارہ کے لئے بھی مجھے آسمان کی طرف نظر ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ ان بیگانہ شاخوں کے قائم رکھنے کی سبیل آپ وہ قادر مطلق نکال دے گا۔ جس کے ارادہ خاص سے اس کارخانہ کی بنا ہے۔ مگر بنظر تبلیغ ضروری ہے کہ قوم کو اس سے مطلع کر دیں۔" (باقی)

(فتح اسلام صفحہ ۴۳ تا ۴۸)

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰ روپے فی تولہ ۲ روپے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ربوہ

محترم جناب قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی مرحوم

کا

مختصر ذکر

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

اللہ تعالیٰ کے بعض بندے اپنی نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے مومنوں میں ایسے پیارے ہو جاتے ہیں کہ ان کی موت سب کے لئے صدمہ ہوتی ہے۔ موت اس جہان سے جدائی کا نام ہے ورنہ زندگی ایک مسلسل کیفیت ہے۔ جو اس جہان اور اس جہان میں برابر جاری رہتی ہے۔ موت اس جہان میں جانے کا دروازہ ہے۔ یہ جدائی اس جہان کے باشندوں کے لئے یقیناً شاق ہوتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ایسے موقعہ پر صبر کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور صبر کرنے والوں کو اجر عظیم کی بشارت دی ہے۔

اخویم محترم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی مولوی فاضل مرحوم عرصہ دراز تک سلسلہ احمدیہ کی بے لوث خدمات بجالاتے رہے ہیں اندازہ ہے کہ کم و بیش چالیس سال تک انہیں ان خدمات کو ادا کرنے کی توفیق ملی ہے۔ ابتداء میں وہ سلسلہ احمدیہ کے مربی مقرر ہوئے اور کافی عرصہ تک اکناف ہند میں پیغام حق پہنچاتے رہے بڑی جوشیلی تقریر کرتے تھے۔ مناظرات بھی کامیابی سے کرتے تھے۔ کئی مواقع پر انہیں سلسلہ کے معاند بڑے بڑے علماء سے بھی کامیاب مقابلہ کی سعادت حاصل ہوئی یہ واقعات کا ایک لمبا دور ہے۔ اسی دوران احمد آباد جنوبی ہند میں ایک مناظرہ کے موقعہ پر غیر ذمہ دار عناصر کی انگیخت پر ایک دشمن نے آپ پر قاتلانہ حملہ بھی کیا تھا۔ محترم قریشی صاحب مرحوم اس وقت اس حملہ سے زندہ تو بچ گئے مگر آپ شدید طور پر زخمی ہو گئے اور کافی عرصہ تک ہسپتال میں رہے اور اس زخم کا اثر دیر تک رہا۔ ان سب حالات میں حضرت قریشی محمد نذیر صاحب مرحوم اپنے فرض کو خوش اسلوبی سے ادا کرتے رہے۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء

تبلیغی فرائض کے بعد آپ سالہا سال تک تعلیمی ذمہ داریوں کو ادا فرماتے رہے جامعہ احمدیہ میں اور جامعہ نصرت میں دینی مضامین پڑھاتے رہے صدہا مبلغین اور احمدی خواتین آپ کی شاگرد ہیں اور آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا گو۔ جامعہ احمدیہ سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد آپ نے جامعہ نصرت میں تدریس کے علاوہ نظارت بیت المال میں اور انصار اللہ مرکزیہ میں بطور انسپکٹر بھی کام کیا۔ یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ قریشی صاحب مرحوم کو خدمت دین کا شغف تھا وہ چاہتے تھے کہ صحت کے تمام اوقات اسی محبوب مشغلہ میں صرف ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب تک کام کرنے کے قابل رہے دینی خدمات بجالاتے رہے۔

تقسیم ملک کے بعد جامعہ احمدیہ پہلے احمد نگر متصل ربوہ میں جاری کیا گیا تھا فروری ۱۹۴۸ء میں ہم وہاں آئے تھے۔ مہاجرین کے لئے ٹھکانوں کا حصول اور جامعہ احمدیہ کے بچوں کے لئے رہنے اور پڑھنے کی جگہوں کا مہیا کرنا آسان کام نہ تھا۔ اس کام میں جن دوستوں نے میرے ساتھ پورا پورا تعاون کیا تھا۔ ان میں اخویم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی کو نمایاں حیثیت حاصل تھی انہیں شروع سے ذاتی انس بھی تھا اور ان کی طبیعت میں سلسلہ کے ہنگامی کاموں کے لئے بہت مناسبت بھی تھی بعض دفعہ الاٹمنٹوں وغیرہ کے لئے تھانہ ایدال اور علاقہ کے دیگر افسروں سے ملنا ہوتا تھا محترم قریشی صاحب اپنی وسیع واقفیت اور خاص طبیعت کے ماتحت اس کام کو بہترین رنگ میں سرانجام دیتے تھے۔ قریشی صاحب مرحوم ایک غیور خادم احمدیت تھے۔ ان کی باتوں میں احمدیت کے لئے غیرت کا عنصر بہت نمایاں ہوتا تھا۔ قریباً پانچ سال تک ہم احمد نگر میں بطور ہمسایہ رہے ہیں اس سارے عرصہ کا مجموعی اثر محترم قریشی صاحب کے لئے دعا کی مستقل تحریک پیدا کر گیا ہے۔ مقامی پرانے باشندوں کے لب و لہجہ سے قریشی صاحب پورے واقف تھے اس لئے اگر کوئی الجھن پیدا ہوتی تھی تو قریشی صاحب اسے پورے طور پر دور کرنے میں جلد کامیاب ہو جاتے تھے۔

جامعہ احمدیہ کے کامیاب استاد کے طور پر انہوں نے اپنے نیک نقوش طلبہ اور ساتھی اساتذہ پر چھوڑے ہیں بطور پرنسپل میں نے انہیں ہمیشہ مخلص اور تعاون کرنے والا استاد پایا ہے۔ جماعتی معاملات میں وہ مقامی جماعت کی مجلس عاملہ کے رکن کے طور پر نہایت مفید مشیر ثابت ہوتے تھے جامعہ احمدیہ کے ربوہ آجانے کے باوجود اساتذہ میں سے مکرم قریشی محمد نذیر صاحب فاضل مرحوم اور مکرم مولوی ظفر محمد صاحب فاضل (اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں مزید برکت دے آمین) احمد نگر میں ہی سکونت پذیر رہے اور جماعت کی تعلیم و تدریس کا فریضہ ادا کرتے رہے۔ افراد جماعت کو ان کے وجود سے بہت ڈھارس رہی ہے۔ اگرچہ اہلی سلسلوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ پہلوں سے بڑھ کر کارکن ملتے رہتے ہیں لیکن تاہم جانے والے مخلص کارکن کے چلے جانے سے دیرپا صدمہ ضرور ہوتا ہے قریشی صاحب کی تدفین کے دوسرے روز میں بطور تعزیت ان کے مکان پر احمد نگر اپنی اہلیہ محترمہ کی معیت میں گیا۔ ان کے بچوں بچیوں اور اہل بیت سے تعزیت کی۔ احباب جماعت سے ملا۔ سب کو محترم قریشی صاحب کی وفات اور جدائی کا سخت صدمہ تھا بلکہ جتنے غیر از جماعت دوست بھی ملے سب نے قریشی صاحب کی خوبیوں کا ذکر کر کے ان کی وفات پر اظہار رنج کیا۔ گاؤں کے چھوٹے بڑے ان کی بے نفسی اور ہمدردی بنی نوع انسان کے لئے ثنا خواں تھے۔

قریشی صاحب مرحوم خاندانی طور پر طبیب تھے۔ بہت سے صدری نسخے انہیں یاد تھے۔ جو دیہاتی زندگی میں بہت مفید اور بابرکت ثابت ہوتے تھے۔ عوام میں قریشی صاحب کی مقبولیت کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔ سب لوگ ان کو احترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔

قریشی صاحب مرحوم میں نظام سلسلہ کو پوری طرح قائم کرنے کا بہت جوش تھا۔ خود بھی اس نظام کا احترام کرتے تھے اور دوسروں سے بھی کرانے کی کوشش کرتے تھے۔ اگر کسی بارے میں ان کا کسی بھائی سے اختلاف ہو جاتا تھا تو جماعتی فیصلہ کا پورا پورا احترام کرتے تھے۔ غرض ان کا وجود مقامی جماعت کے لئے بہت بابرکت ثابت ہوتا تھا۔ مخالفین کی ریشہ دوانیوں کے موقعہ پر تو قریشی صاحب ایک بہادر سپاہی کی طرح میدان میں آجاتے تھے۔

کچھ عرصہ سے دمہ کے مریض تھے مگر دعاؤں اور دواؤں سے آرام ہو جاتا ہے۔ دسمبر ۱۹۶۹ء کے آخری عشرہ میں طبیعت زیادہ کمزور تھی لاہور اپنے دونوں ملازم بچوں اور دیگر رشتہ داروں کے پاس بغرض علاج رہائش پذیر تھے کہ داعی اجل کو لبیک کہا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس غیور مجاہد سلسلہ اور ہمارے اس مخلص وفادار دوست کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا رب العالمین

احمدی والدین کی خدمت میں

بچوں کی تربیت کی ذمہ داری بنیادی طور پر والدین کے کندھوں پر ہے۔ احمدی والدین سے درخواست ہے کہ وہ اس بات کا جائزہ لیتے رہیں کہ ان کے جگر گوشے کس حد تک تربیت یافتہ ہیں خاص طور پر یہ جائزہ لیں کہ کیا انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کر لی ہیں۔

مہتمم اطفال

(خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

گھر بیٹھے دنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکناف عالم میں

دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں

آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی

ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے

باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل

کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر

بیٹھے دنیا کی سیر کا سامان

کیجئے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

اذکروا موتٰکم بالخیر

(۱)

میری بیٹی کے خسر ڈاکٹر عبدالکریم صاحب مرحوم امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان نہایت مخلص احمدی تھے۔ اُن کی اچانک وفات سے بہت ہی صدمہ ہوا۔ مرحوم جماعت احمدیہ کے فدائی تھے۔ جلسہ سالانہ پر بڑے شوق سے آتے تھے۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ ان کے دل میں بڑی خواہش تھی کہ میرے بچے میری زندگی میں دیندار بن جائیں اس غرض کے لئے انہوں نے بہت خرچ کیا۔ اور بچوں کو ربوہ میں داخل کروایا۔ افسوس ان کی زندگی نے وفا نہ کی۔ اور وہ یہ خواہش اپنے دل میں ہی لے کر اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ان بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور مرحوم باپ کی اس خواہش کو پوری کرنے والے بنیں۔

مرحوم میری بیٹی کی بڑی قدر کرتے تھے۔ اور اکثر کہتے کہ میرے دل میں تمہاری بڑی قدر ہے۔ کیونکہ تم صحابی کی بیٹی ہو۔ مرحوم کے جو ہسپتال کے مریض تھے وہ بھی وفات کی خبر سنکر دھاڑیں مار مار کر روتے تھے۔ کہ ہمیں ایسا ڈاکٹر کبھی نہیں ملے گا

مرحوم بڑے خوش خلق تھے چاہے مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں۔ مگر دوسروں سے ہمیشہ خوش خلقی سے پیش آتے۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ان کے درجات بلند کرے اور ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو اور ان کی نیک خواہشات کو پورا کرے (آمین)

(۲)

میرے چچا چوہدری علی محمد صاحب مرحوم بڑے نیک آدمی تھے۔ خاندانِ حضرت مسیح موعود سے بہت محبت رکھتے تھے۔ حضرت ام ناصرؓ ان کو اپنے بھائی کی طرح سمجھتی تھیں۔ انہیں زندگی میں کئی صدمے دیکھنے پڑے۔ پہلے ان کا بڑا لڑکا سلطان احمد فوت ہوگیا۔ پھر ان کے بھائی کی بیٹی جو کہ ان کی بہو تھی۔ فوت ہوگئی۔ پھر اُن کا نوجوان نور سا فوت ہوگیا۔ ان پے در پے صدموں نے ان کی صحت پر بہت برا اثر کیا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے خادم تھے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(خاکسار ... والدہ چوہدری محمد افضل صاحب لم میکلوڈ روڈ لاہور)

قائدین مجالس اپنی مساعی سے آگاہ کریں

اطفال الاحمدیہ کو سترہ آیات زبانی یاد کرانے کے سلسلہ میں قائدین مجالس کا ایک فرض یہ ہے کہ وہ اپنی مساعی سے مرکز کو ساتھ کے ساتھ آگاہ کرتے رہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ جملہ قائدین مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی سے فوری طور پر مرکز کو آگاہ کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احباب محتاط رہیں

یوسف مبارک احمد ولد قاضی محمد ابراہیم صاحب سکنہ لاہور چھاؤنی کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے مختلف نظارتوں کی جعلی مہریں بنوائی ہوئی ہیں۔ وہ مہریں لگا کر اور جعلی دستخط کر کے مختلف جعلی بہانوں کے ساتھ لوگوں سے روپیہ بٹورتے رہتے ہیں۔

حلیہ:۔ ایک کان خراب ہے۔ اس کے سینہ پر جلنے کا داغ ہے قد تقریباً سوا پانچ فٹ عمر ۲۵/۲۶ سال۔

یوسف مبارک احمد مکرم بشیر الدین کمالی صاحب قائد خدام الاحمدیہ بہاولپور کے چھوٹے بھائی ہیں۔ احباب ان سے محتاط رہیں

(ناظر امور عامہ)

معلّمین وقفِ جدید کی تقرری کے سلسلہ میں

ضروری اعلان

معلمین کی تعلیمی کلاس کے اختتام پر معلمین کی نئی تقرریوں پر غور کیا جائے گا ایسی جماعتیں جو اپنے ہاں وقف جدید کا مرکز قائم کرنا چاہتی ہوں وہ مہربانی فرما کر جلد از جلد اپنے کوائف سے مطلع کریں ورنہ سال کے دوران میں ایسی درخواستوں پر غور کرنا مشکل ہوگا۔

۱۔ وقف زمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق جو دیہات دس ایکڑ یا زائد زمین وقف کریں ان کا حق بہر حال مقدم سمجھا جائے گا۔ اس میں ایسی زمین شمار نہیں ہوگی جو بنجر اور بے کار ہو۔

۲۔ عارضی مراکز

اگر زمین وقف نہ ہو سکے تو جو دیہات سالانہ چندہ وقف جدید کے علاوہ قیام مراکز کے سلسلہ میں اوسطاً دس ایکڑ زمین کی آمد کے لگ بھگ دینے کا وعدہ کریں۔ ان کے ہاں بھی اس وقت کے لئے عارضی مرکز کھولا جا سکتا ہے۔ جب تک کہ وہ یہ رقم سالانہ ادا کرتے رہیں۔

۳۔ ایسی جماعتیں جو نامساعد حالات کی بنا پر مرکز کے قیام کے لئے کچھ بھی ادا نہ کر سکیں مگر تربیت یا اصلاح و ارشاد کے لحاظ سے غیر معمولی توجہ کی مستحق ہوں۔ ان کو بھی حسب توفیق مدنظر رکھا جائے گا۔

۴۔ ایسی جماعتیں جو نئی قائم ہوئی ہوں اور احمدیت کے رنگ میں صحیح تربیت کی محتاج ہوں وہاں بھی ابتدائی عرصہ کے لئے مرکز کھولا جا سکتا ہے۔

پس ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے امراء / پریذیڈنٹ صاحبان اپنے مطالبات امیر صاحب ضلع کی معرفت بھجوائیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم منیر احمد صاحب کا نکاح عزیزہ فہمیدہ اختر صاحبہ بی۔ بی۔ سی بنت عزیزم عبدالحی صاحب مرحوم کے ہمراہ دس ہزار روپیہ حق مہر پر از راہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۵/۱۲/۶۹ کو بعد از نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور اسے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

عزیز منیر احمد صاحب محترم الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری مرحوم قدیم صحابی کا پوتا ہے۔

مسعود احمد خورشید عفی عنہ معرفت خورشید سنز کھوری گارڈن کراچی ۲

درخواست دُعا

میرے محترم والد صاحب علیل ہیں۔ کمزوری کا حملہ ہو چکی ہے۔ احباب جماعت سے کامل صحت اور لمبی زندگی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ملک سعید احمد لکھڑی کوٹلہ مرچنٹ بدین ضلع حیدرآباد

اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ

تمام مجالس اطفال الاحمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی ماہوار کارگزاری کی رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی سے مرکز میں ارسال کریں۔ جو مجالس رپورٹ بھجوانے میں سست ہیں ان کو چاہیئے کہ آئندہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک رپورٹ مرکز میں بھجوا دیا کریں

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

بنگلور میں بھارتی وزیر داخلہ کو ہلاک کرنے کی کوشش

بنگلور ۷ جنوری۔ بھارتی صوبہ میسور کے شہر بنگلور میں کل بھارتی وزیر داخلہ مسٹر چوہان کو مظاہرین کے ایک بہت بڑے ہجوم نے گھیرے میں لے لیا اور پتھراؤ کر کے انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ پولیس نے ان کی جان بچانے کے لئے مظاہرین پر گولی چلا دی جس سے کئی افراد زخمی ہو گئے۔ وزیر داخلہ پر قاتلانہ حملہ کرنے اور امن عامہ میں خلل ڈالنے کے الزامات میں سو سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

بھارتی وزیر داخلہ وزیراعظم اندرا گاندھی کے حق میں مقامی لیڈروں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے کل بنگلور پہنچے تھے۔ شہر میں ان کی آمد سے پہلے ہی اندرا گاندھی کے مخالفین نے مظاہرے کا پروگرام بنا رکھا تھا۔ مظاہرین نے کالی جھنڈیوں سے مسٹر چوہان کا استقبال کیا۔ اور اندرا گاندھی مردہ باد کے نعرے لگائے۔ انہوں نے ایسے کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر "مہاراشٹر سے میسور کے علاقے واپس دلاؤ" "اندرا گاندھی مستعفی ہو جاؤ" اور اس قسم کے دوسرے نعرے لکھے تھے۔ مظاہرین نے پولیس کو غافل پا کر وزیر داخلہ کی کار کے گرد گھیرا ڈال لیا۔ اور ان پر پتھراؤ شروع کر دیا۔ کار کے شیشے ٹوٹ گئے اور ان کے ٹکڑے وزیر داخلہ کے جسم میں چبھ گئے۔ تاہم پولیس نے فوری کارروائی کی اور وزیر داخلہ کی کار کو اپنی حفاظت میں لے لیا۔ مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے فائرنگ کھول دی جس سے متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ وزیر داخلہ کو ان کی کار سے نکال کر ایک پولیس گاڑی کے ذریعے مقامی ریسٹ ہاؤس پہنچایا گیا۔ پولیس نے بلوہ کرنے کے الزام میں ایک سو افراد کو گرفتار کر لیا۔

ووٹروں کی فہرست میں نام درج کرانے کی میعاد

لاہور ۷ جنوری۔ عام انتخابات کے لئے ووٹروں کے ناموں کا اندراج جمعرات ۸ جنوری کو ختم ہو جائے گا۔ اور ۱۶ جنوری کو فہرستیں شائع کر دی جائیں گی۔ جن ووٹروں کے نام ابھی تک درج نہیں ہو سکے وہ اپنا نام رجسٹریشن آفیسروں کے پاس درج کرا رہے ہیں۔ کل لاہور کے گیارہ رجسٹریشن آفیسروں اور ڈپٹی الیکشن کمشنر کے دفاتر میں کوئی ڈھائی ہزار ایسے لوگوں نے اپنے نام درج کرائے جن کے نام شمار کنندوں کے پاس درج نہیں ہو سکے تھے۔

نئے چیف انجینئر کا بیان

گوجرانوالہ ۷ جنوری۔ چیف الیکٹریکل انجینئر واپڈا سید عرفان احمد نے کہا ہے کہ واپڈا نے کہا ہے کہ واپڈا نے بجلی کی سپلائی بہتر بنانے اور صارفین کو زیادہ سے سہولتیں دینے کا تہیہ کر لیا ہے۔ عوام کی جائز شکایات کا فوری ازالہ کرنے اور فرائض سے غفلت برتنے والے اہل کاروں کا بلا تاخیر محاسبہ کرنے کے انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ انہوں نے یہ یقین دہانی چیف انجینئر کا عہدہ سنبھالتے ہی مختلف علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد کرائی۔

عازمین حج کو پی آئی اے کی ہدایت

کراچی ۷ جنوری۔ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز نے ان عازمین حج کو جو طیاروں کے ذریعے فریضہ حج ادا کرنے کے لئے سعودی عرب جانا چاہتے ہیں۔ ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے ساتھ تازہ سبزیاں، پھل، مٹھائیاں اور کھانے پینے کی ایسی اشیاء نہ لے جائیں جو کھلی ہوں۔ پی آئی اے کے ترجمان نے بتایا کہ عازمین حج اپنے ساتھ ڈبوں میں بند اشیاء لے جا سکتے ہیں۔ سعودی عرب کی حکومت نے کھانے پینے کی کھلی اشیاء لے جانے پر پابندی عائد کر دی ہے۔

پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے سلسلہ میں نئی پالیسی

لائل پور ۷ جنوری۔ حکومت مغربی پاکستان نے امپرومنٹ ٹرسٹوں اور کراچی ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی سکیموں کے پلاٹوں کی الاٹمنٹ پالیسی کو فوری طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ حکومت نے پلاٹوں کے الاٹمنٹ کی جو نئی پالیسی مرتب کی ہے اس کے مطابق کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں ہاؤسنگ بلڈنگ کارپوریشن یا سوسائٹیوں خود مختار یا نیم خود مختار اداروں کو فروخت کرنے کے علاوہ عوام کو نیلام کے ذریعہ فروخت کئے جائیں گے۔

الاٹمنٹ کی نئی پالیسی کے مطابق سوسائٹیوں کی طرف سے پیش کی جانے والی تمام درخواستیں حکومت کے متعلقہ محکموں کو ارسال کر دی جائیں گی۔ پلاٹوں کی قیمت محکمہ بلدیات جمہوریت سماجی بہبود، اور مقامی انتظامیہ محکمہ خزانہ سے مشورہ کرنے کے بعد متعین کریں گے۔ اس کے علاوہ صوبائی حکومت نے امپرومنٹ ٹرسٹوں کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ وہ جھگیوں میں رہنے والوں کو ان کو دوبارہ آباد کرنے کے لئے ۱۲ مرلے گز کے پلاٹ الاٹ کر سکتے ہیں۔

کتاب
اسلام کا اقتصادی نظام
جس سوشلزم کیپٹل ازم اور اسلامی نظام کا مقابلہ کر کے اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ کارڈ آنے پر مفت تہہ صاف لکھیں
محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائل پور

اعلان نکاح

۱۔ میرے لڑکے عزیزم عبدالماجد کا نکاح عزیزہ نسیم اختر صاحبہ بنت محمد صدیق صاحب مرحوم دھوبی گھاٹ لائل پور سے مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے مورخہ ۲۶ دسمبر بعد جمعۃ المبارک پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

(غلام حسین ٹھیکیدار تعمیر بلڈنگ دارالرحمت شرقی ربوہ)

۲۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالسمیع صاحب طاہر ابن غلام رسول صاحب ڈار آف کراچی کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ منیر صاحبہ بنت مکرم نور الحق صاحب بٹ گوجرہ ضلع لائل پور کے ساتھ مبلغ چار ہزار روپیہ مہر پر مکرم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۱۔۱۔۷۰ کو بعد نماز عصر پڑھا۔
احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے برکت کا موجب بنائے آمین۔ (عبدالحمید ڈار۔ حال ربوہ)

۳۔ مورخہ یکم جنوری ۱۹۷۰ء کو کیپٹن شاہد احمد خان نیازی بی ایس سی انجینئرنگ (ای۔ایم۔ای) ابن خان محمد خان نیازی سابق اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت حال جنرل مینیجر جلال پور اسٹیٹ لاہور کا نکاح مبلغ پانچ ہزار روپیہ ڈاکٹر محمد حسین صاحب اپل کی دختر نیک اختر شاذیہ پروین بی اے کے ساتھ ہوا۔ نیز خاکسار کے دوسرے لڑکے لفٹننٹ مشہود احمد خان نیازی بی ایس سی (آنرز) کا نکاح ڈاکٹر اپل صاحب کی دوسری صاحبزادی بشریٰ۔ اپل ایم۔ایس۔سی۔ بی ایڈ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ پر ہوا۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین
(خان محمد خان نیازی۔ مشہود منزل ایل ۸۳۔ ظفر الحق روڈ۔ راولپنڈی)

درخواست دعا

میری بھاوجہ کا لاہور میو ہسپتال میں عنقریب اپریشن ہو رہا ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل و عاجل شفایابی اور اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(غلام رسول کارکن الفضل ربوہ)

دوبارہ سیاست میں حصہ لینے کی درخواست مسترد

کراچی ۷ جنوری۔ پاکستان جمہوری پارٹی کے سابق رہنما ایئر مارشل اصغر خان نے اپنی سابق جماعت کے رہنماؤں کی اس درخواست کو مسترد کر دیا کہ وہ سیاست سے دستبردار ہونے کے فیصلہ پر نظر ثانی کرتے ہوئے دوبارہ جماعت کی قیادت سنبھال لیں۔

نہایت باموقع دکان/مکان برائے فروخت
رحمت بازار ربوہ میں نہایت باموقع پلاٹ نمبر ۵ غلہ منڈی) جس پر دکان/مکان بھی تعمیر شدہ ہے برائے فروخت موجود ہے لڑکیوں کے سکول اور کالج کے بالکل نزدیک۔ بازار اور ریلوے سٹیشن بالکل نزدیک۔ پانی بہترین میٹھا۔ خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر سکتے ہیں۔ ربوہ میں چوہدری نسیم احمد صاحب ابن چوہدری محمد بوٹا صاحب مرحوم سیالکوٹ ہاؤس غلہ منڈی ربوہ سے بھی بات چیت ہو سکتی ہے۔
غلام مصطفیٰ ملک
۳/۳۰۲۲ رحمان پورہ لاہور

جماعتِ احمدیہ کا ۷۸ واں للّٰہی جلسہ سالانہ

بقیہ صفحہ اوّل

محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر کے بعد حاضرین جلسہ سے انگریزی میں خطاب فرمایا جس میں اپنے جذباتِ محبت و عقیدت کا اظہار کر کے ثابت کر دکھایا کہ

یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

کی بشارت بحمد اللہ تعالیٰ بڑی شان اور آب و تاب سے پوری ہوتی چلی آ رہی ہے۔ مغربی افریقہ کے جب یہ دونوں خوش نصیب احباب حاضرین جلسہ سے یکے بعد دیگرے خطاب کرنے کھڑے ہوئے تو خدائی بشارت کے مہتم بالشان ظہور پر جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے ہزاروں ہزار احباب فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے اور انہوں نے پرجوش اسلامی نعرے لگا کر ... نہایت پُرخلوص طریق پر ان کا استقبال کیا۔

نائیجیریا کے جناب ظفر اللہ الیاس کی تقریر

نائیجیریا کے جناب ظفر اللہ الیاس وہاں کے ایک قدیمی اور مخلص احمدی دوست جناب الحاج عبدالوہاب کے فرزند اور پیدائشی احمدی ہیں۔ جناب الحاج عبدالوہاب صاحب نائیجیریا کے پہلے مبلغ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں احمدی ہوئے تھے جب ان کے ہاں ۱۹۳۹ء میں جناب ظفر اللہ الیاس پیدا ہوئے تو انہوں نے محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ محبت و عقیدت کی وجہ سے اپنے اس فرزند کا نام محترم چوہدری صاحب موصوف کے نام پر رکھا۔ جناب ظفر اللہ الیاس وہاں کے ایک بنک میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں۔

مکرم جناب ظفر اللہ الیاس صاحب نے تشہد و تعوذ کے بعد بلند آواز سے جملہ حاضرین جلسہ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا اور نائیجیریا کے احمدی احباب کی طرف سے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے فضلِ بے پایاں کے نتیجہ میں احبابِ نائیجیریا کی اس دیرینہ خواہش کو پورا کرنے کے سامان کئے کہ ان کا کوئی نمائندہ خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر مبنی اس للّٰہی جلسہ سالانہ میں شریک ہو۔ انہوں نے کہا میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ جلسہ کے موقع پر ربوہ میں نائیجیریا کا نمائندہ بھیجنے کی دلی تمنا مجھ عاجز کے وجود میں پوری ہوئی ہے اور جماعت احمدیہ نائیجیریا کے نمائندے کی حیثیت سے جلسہ میں شامل ہونے کی سعادت میرے حصہ میں آئی ہے اس لحاظ سے ہماری ساری دُنیا میں پھیلی ہوئی جماعت کا یہ ۷۸ واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ نائیجیریا کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کے طور پر ہمیشہ یاد کیا جائے گا۔

تقریر کے دوران انہوں نے نائیجیریا کے احمدی احباب اور وہاں کی جماعت کے ساتھ ہمدردی رکھنے والے غیر از جماعت دوستوں کی طرف سے جلسہ میں شریک ہزاروں ہزار بھائیوں کو پُرخلوص سلام پہنچایا نیز کہا کہ میں اس موقع پر جماعت نائیجیریا کی طرف سے خلافت احمدیہ کے ساتھ دلی وابستگی اور پوری پوری کے عہد کا اعادہ کرتا ہوں اور دُنیا میں غلبۂ اسلام کی خاطر ہر قربانی کرنے کے عہد کی تجدید کرتا ہوں غلبۂ اسلام ہی وہ عظیم مقصد ہے جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس آخری زمانہ میں مبعوث فرمایا ہے

انہوں نے اپنی تقریر میں نائیجیریا میں مزید سکول کھولنے، نئی جگہوں پر مزید تبلیغی مشن اور مزید ڈسپنسریاں قائم کرنے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں مبلغین بھجوانے کی ضرورت پر خاص زور دیا۔

گھانا کے الحاج الحسن عطاء کی تقریر

محترم جناب الحاج الحسن عطاء صاحب جو اشانٹی ریجن گھانا کی جماعتِ احمدیہ کے پریذیڈنٹ ہیں قبل ازیں دو دفعہ ربوہ تشریف لا کر جماعت احمدیہ پاکستان کے جلسۂ سالانہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ سب سے پہلی مرتبہ آپ ۱۹۵۰ء میں تشریف لائے تھے۔ اس کے بعد آپ ۱۹۶۴ء میں تشریف لائے اور اب تیسری بار تشریف لا کر ۷۸ ویں جلسۂ سالانہ منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مخلص اور پُرجوش احمدی ہیں۔

محترم جناب الحاج الحسن عطاء صاحب نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد پہلے حاضرین جلسہ (بھائیوں اور بہنوں) کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا اور پھر اپنی اس خوش بختی کا ذکر کرتے ہوئے کہ آپ اس سے پہلے بھی دو دفعہ ربوہ آ کر جلسہ میں شمولیت کی غیر معمولی سعادت سے بہرہ ور ہو چکے ہیں فرمایا میرا ۵۱-۱۹۵۰ء کا سفر خاص طور پر ہمیشہ یادگار رہے گا۔ اس وقت جب مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے آپ کے اعزاز میں الوداعی تقریب منعقد کی تو اس میں از راہ شفقت سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی شرکت فرمائی اور پیشگوئی کے طور پر فرمایا کہ گولڈ کوسٹ عنقریب آزادی سے ہمکنار ہونے والا ہے۔

جناب الحسن العطاء صاحب نے فرمایا میں نے واپس جا کر اپنے ملک میں اس پیشگوئی کا وسیع پیمانہ پر چرچہ کیا۔ اس پیشگوئی پر بمشکل چھ سال ہی گزرے تھے کہ میرا وطن گولڈ کوسٹ جو اب گھانا کے نام سے مشہور ہے آزادی سے ہمکنار ہو گیا۔ اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے دوسرے افریقی ملکوں کو آزادی ملتی چلی گئی چنانچہ وہاں کیا مسلمان اور کیا عیسائی سب ہی حضرت اقدس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس پیشگوئی کے مہتم بالشان ظہور کو ایک زبردست نشان تصور کرتے ہیں۔

محترم الحاج الحسن عطاء صاحب نے امسال اپنے ربوہ آنے کی غرض بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ایک تو وہ جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہونے یہاں آئے ہیں دوسرے وہ اس لئے بھی آئے ہیں تا خود یہاں آ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب جماعت کا شکریہ ادا کر سکیں کہ حضور ایدہ اللہ اور احباب نے ایک انتہائی نازک موقع پر انہیں اپنی خصوصی دعاؤں سے نوازا۔ اور ان دعاؤں کے طفیل وہ اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضل کے مورد بنے۔ ۲۴ اپریل ۶۹ء کو جناب الحسن عطاء براستہ ٹاکورادی کماسی سے اکرا جا رہے تھے تا کہ سنٹرل کونسل کی میٹنگ میں شمولیت اختیار کر سکیں۔ وہاں سے انہوں نے ایک عالمی کانفرنس میں گھانا کے نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کرنے کے لئے ترکی کے شہر استنبول جانا تھا لیکن راستہ میں ہوائی جہاز اچانک حادثہ کا شکار ہو گیا۔ اور وہ اپنا سفر جاری نہ رکھ سکے اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ اور احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل انہیں اپنے فضل سے محفوظ رکھا اور پھر یہ توفیق بھی عطا فرمائی کہ وہ اظہارِ تشکر کے طور پر امسال جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کریں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

تقریر کے دوران میں محترم جناب الحاج الحسن عطاء صاحب نے گھانا میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ انجام پانے والی کامیاب تبلیغی جدوجہد اور اس کے خوشکن نتائج پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ نیز بعض نئی مساجد اور ایک نئے مشن ہاؤس کی تعمیر کا بھی خاص طور پر ذکر کیا۔ کماسی میں تعمیر ہونے والے اس مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے ۱۹۶۵ء میں (جب کہ آپ تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں گھانا تشریف لے گئے تھے) رکھا تھا۔ آپ نے گھانا مشن کے مبلغ انچارج مکرم الحاج عطاء اللہ کلیم صاحب مبلغ کماسی مکرم مولوی غلام نبی ملک اور دیگر مبلغین کرام کی تبلیغی مساعی کا اچھے پیرایہ میں ذکر کیا۔ نیز احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ دو سال قبل سالانہ امتحانات کے شاندار نتائج کی وجہ سے اس سکول کو بہترین سکول قرار دیا گیا تھا۔ آپ نے کہا سکول کی اس کامیابی اور دیگر کامیابیوں کا سہرا اولاً سکول کے دو سب سے پہلے اور ابتدائی اساتذہ ڈاکٹر سفیر الدین احمد مرحوم اور جناب سعود احمد ایم اے نیز بعد ازاں یکے بعد دیگرے مقرر ہونے والے ہیڈ ماسٹر محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم اے اور محترم ایم لطیف صاحب ایم۔ اے اور متعدد دیگر اساتذہ کے سر ہے۔ آپ نے بتایا کہ آج کل خود گھانا ہی کے مسٹر عبداللہ بوٹنگ ایم ایس سی ہیڈ ماسٹر ہیں اور مسٹر ابراہیم غیاث بی اے ان کے اسسٹنٹ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ سکول میں اس وقت متعدد افریقی اساتذہ کے علاوہ تین پاکستانی استاد مسٹر نذیر احمد مسٹر قریشی اور مسٹر عبدالحق تعلیم و تدریس کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کی روز افزوں ترقی سے متاثر ہو کر وہاں جماعت کو مزید تین سیکنڈری سکول چلانے کی دعوت دی گئی تھی چنانچہ اب وہاں جماعت کے زیر اہتمام چلائے جانے والے سیکنڈری سکولوں کی تعداد چار ہو گئی ہے

آپ نے مزید بتایا کہ ۱۹۶۶ء میں جماعت احمدیہ گھانا کے مرکز سالٹ پانڈ میں ایک مشنری ٹریننگ کالج بھی قائم کیا گیا تھا۔ پہلے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد اس کے پرنسپل تھے اور آج کل مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب جوزا۔ اس کے پرنسپل ہیں۔ اس سال کالج مذکور کے فارغ التحصیل طلباء کے پہلے گروپ کو مختلف علاقوں میں بطور سرکٹ مشنری مقرر کیا جا چکا ہے۔ ان میں سے دو طلباء محمد بن صالح اور ابراہیم بن یعقوب آپ کے ہمراہ ربوہ آئے ہیں جو مزید دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیں گے اسی طرح ایک اور طالب علم احمد جبریل سعید بھی آپ کے ہمراہ آئے ہیں وہ ربوہ میں رہ کر قرآن مجید حفظ کریں گے۔

تقریر کے آخر میں آپ نے کہا ۱۹۶۴ء میں جب میں یہاں آیا تھا تو میں نے جلسہ سالانہ میں آپ صاحبان سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ جہاں تک مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کا تعلق ہے گھانا ایک بیس (Base) کی حیثیت رکھتا ہے ہم بفضل اللہ تعالیٰ وہ لوگ تیار کر رہے ہیں جو تبلیغی مہم کو زور و شور سے آگے بڑھانے میں ممد و معاون ثابت ہوں گے۔ ان مساعی کے نتیجہ میں انشاء اللہ تعالیٰ اسلام مغربی افریقہ میں بھی غالب آئے گا اور خدا کی بات پوری ہو کر رہے گی۔ بالآخر آپ نے گھانا کے احمدی بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے پرخلوص سلام پہنچاتے ہوئے ایک دفعہ پھر بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا اور اس پُرخلوص سلام پر ہی اپنی تقریر کو ختم کیا۔ (باقی)

رجسٹرڈ نمبر اے ۵۲۵۴